نشہ آور اشیاء کے نقصانات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پر نُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

نعمتِ عقل کی حفاظت

عزیزانِ محترم! اللہ ربُّ العالمین کی عطا کردہ نعمتوں میں سے عقل بھی ایک عظیم نعمت ہے، اس کی حفاظت ہم سب پر لازم وضروری ہے، اسے گناہ کے کاموں، اور شراب نوشی ودیگر غلط کاموں میں استعمال کرنا، اس عظیم نعمت کی ناشکری ہے، جبکہ نیک کاموں میں اس کا استعمال اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ہے، شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ، شیطانی کام اور عقل کو برباد کرنے والا فعل ہے، اس سے بچنا بے حد ضروری ہے، شراب بنانا، پینا، پلانا، اس کا کاروبار، اس کی آمدنی کھانا، کھلانا، کسی کو تحفے میں دینا سب اسلامی تعلیمات کے سَراسر خلاف اور اللہ تبارک وتعالی کی لعنت وناراضگی کا باعث ہے، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ

وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[1] "اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اُسے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، تیار کرنے والے، جس کے لیے تیار کی جائے، اُٹھانے والے اور جس کے لیے اُٹھائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے"، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ لعنتی وبُرے کاموں میں عقل کو استعمال کرکے اپنی صحت داؤ پر نہ لگائے، اپنی عقل کی حفاظت کرے۔ نشہ ایک لعنت ہے، اس سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے؛ کہ یہ چیز دیمک کی طرح اندر ہی اندر صحت وانسانیّت کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے، نیز یہ صحت وعقل کی بربادی اور بے شمار غلط کاموں میں ملوّث ہونے کا بھی باعث ہے۔

نشہ کرنا حرام ہے

محترم بھائیو! نشہ کرنا حرام ہے، نشہ آور اشیاء چاہے تھوڑی ہوں یا زیادہ، سب ممنوع ہیں، کہ تھوڑی نشہ آور چیز ہی زیادہ کی طرف لے جاتی ہے، اور رفتہ رفتہ خوگر وعادی بنا دیتی ہے، اسی لیے تاجدارِ کونَین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ»[2] "جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ کا باعث ہو، وہ تھوڑی مقدار میں بھی حرام ہے"۔ تو معلوم ہوا کہ نشہ حرام ہے، اس سے بچنا ہر ایک پر لازم

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأشربة، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

(۲) المرجع السابق، باب ما جاء في السكر، ر: ٣٦٨١، صـ٥٢٨.

وضروری ہے، نشہ آور اشیاء میں سرِفہرست شراب ہے، جسے اُمُّ الخبائث کہا گیا ہے، یہ ایک انتہائی مُہلِک وخطرناک چیز ہے، شراب کا استعمال ہر صورت منع ہے، اسے بطورِ دواء استعمال کرنا بھی جائز نہیں، حضرت سیّدنا طارق بن سُوَید جعفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، اور اس کے بنانے کو بھی ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کی کہ میں اسے دَواء کے لیے بناتا ہوں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ»[1] "یہ دَوا نہیں ہے، البتہ بیماری ضرور ہے"۔ سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہر نشہ آور شَے حرام فرمائی ہے، چاہے وہ پینے کی ہو یا کھانے کی، سائل ہو یا منجمِد، اس کے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ نشہ آور اور عقل کو زائل کر دینے والی ہے۔

شمس الائمہ سَرَخسی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ: "بچوں کو بطورِ دواء بھی شراب پلانا جائز نہیں، اور اس کا گناہ پلانے والے پر ہو گا، حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ، فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ، وَلَا تُغَذُّوْهُمْ بِهَا؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالىٰ لَمْ يَجْعَلْ فِي رِجْسٍ شِفَاءً» "تمہاری اولاد فطرتِ سلیمہ پر پیدا کی گئی ہے، تو شراب سے اِن کا علاج مت کرو، نہ شراب کو ان کی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥١٤١، صـ٨٨٦.

غذا کا حصہ بناؤ؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ناپاک چیز میں شفاء نہیں رکھی"۔ لہذا ضروری ہے کہ علاج معالجے میں بھی نشہ آور اشیاء کے استعمال سے دُور رہا جائے"[1]۔

شراب نوشی سے بچو کہ یہ گناہِ کبیرہ ہے

عزیز دوستو! شراب نوشی گناہِ کبیرہ ہے، اور گناہ ہلاکت وبربادی، اور رب تعالی کی ناراضگی کا سبب ہوتے ہیں، شراب نوشی گناہِ کبیرہ اور عذابِ الٰہی کا باعث ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کا فرمان ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيْمًا﴾[2] "اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے، تو تمہارے دیگر گناہ بھی ہم بخش دیں گے، اور تمہیں عزّت کی جگہ داخل کر دیں گے"۔ تو معلوم ہوا کہ گناہِ کبیرہ شرک، قتل وغارتگری، زِنا وبے حیائی، تہمت، چوری اور شراب نوشی وغیرہ سے بچنا صغیرہ گناہوں کی مُعافی کا ذریعہ ہے، گناہِ صغیرہ پر ہمیشگی اختیار کرنا بھی صغیرہ کو کبیرہ بنا دیتا ہے۔ منشیات کا استعمال ایک لعنت ہے، جو معاشرہ کو گھن کی طرح کھا رہا ہے، شراب نوشی شیطانی کام ہے، اس سے پرہیز واجتناب ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے، شراب نوشی وغیرہ سے آپس میں نفرتیں بھی پیدا ہوتی ہیں، لڑائی وقتل وغارتگری کا بازار گرم ہوتا ہے، اور بندہ عبادات ودیگر نیک اعمال سے بھی دُور ہو جاتا ہے، جو چیز

---

(١) "المبسوط" كتاب الأشربة، الجزء ٢٤، صـ٢١.

(٢) پ٥، النِّسآء: ٣١.

اللہ تعالیٰ کے ذِکر ونماز وعبادات میں رُکاوٹ اور فتنہ وفساد وغیرہ کا باعث ہو، وہ بُری اور فوراً چھوڑ دینے کے قابل ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ * إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور جُوئے کے تیر چلانا ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جُوئے میں، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکے، توکیا تم باز آئے؟!"۔

معلوم ہوا کہ نشہ کرنا، عبادت واعمالِ صالحہ سے روکنا شیطان کا کام ہے، منشیات دشمنی کے بیج بونے کے علاوہ بندہ کو اپنے اصل مقصد ذکرِ الٰہی سے بھی روکتی ہے، اور بندہ کا اپنے آپ پر قابو ختم ہوجاتا ہے، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب وجُوئے کے ذریعے وہ ہمارے درمیان عداوت ودشمنی ڈالے، ہمیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "شراب جسے عربی میں خَمر کہتے ہیں، نجس بھی ہے اور حرامِ قطعی بھی، یہ نشہ دے یا نہ دے مطلقاً حرام ہے"[2]۔

---

(۱) پ۷، المائدة: ۹۰.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۱۹۵۔

شراب کے استعمال کے فرد و مُعاشرے پر بُرے اثرات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! منشیات کے استعمال اور خرید وفروخت کے نقصانات وبُرے اثرات فَرد، مُعاشرے اوردِینی ودنیاوی مُعاملات پر بھی پڑتے ہیں، نشہ کی عادت جہاں انسانی تباہی کا باعث بنتی ہے، وہیں مُعاشرتی وسماجی کئی برائیوں کو بھی جنم دیتی ہے، اس لیے نشہ کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، آج مُعاشرہ میں نشہ کو بطورِ فیشن اپنانے کا رُجحان بھی پروان چڑھ رہاہے، اس کا زیادہ تر شکار نوجوان نسل ہورہی ہے، جو مختلف تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم ہیں، جہاں انہیں آسانی سے منشیات مل جاتی ہے، ابتداءً شَوقیہ طَور پر سگریٹ پی جاتی ہے، بعد میں یہ عادت چرس، ہیروئن اور دیگر نشہ آور اشیاء تک جاپہنچتی ہے، منشیات کے استعمال سے طرح طرح کی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں، جگر وگردے خراب وناکارہ ہوتے ہیں، کھانا کھانے کی خواہش کم ہوجاتی ہے، خون میں شراب کی آمزش ہوجاتی ہے، معاشرے کے بگاڑ میں اِضافہ ہوتا ہے، ایسے لوگ دیگر جرائم میں بھی ملوّث ہوجاتے ہیں، شراب کے بُرے اثرات، بُرے نتائج ووبال بیان کرتے ہوئے مفسّرینِ کرام سورۂ مائدہ کی آیت ۹۱ کے تحت فرماتے ہیں کہ "شراب نوشی اور جُوئے کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض وعداوت پیدا ہوتی ہیں، اور جو اِن برائیوں میں مبتلا ہو، وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اَوقات کی پابندی سے بھی محروم ہوجاتا ہے"[1]۔

---

(۱) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ص۲۲۱۔

نشہ کی حالت میں انسان اپنے اور بیگانے کی پہچان بھی نہیں کرتا ہے، ایسی حرکتیں کر جاتا ہے کہ ایک کامل مسلمان اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا، نشہ اُتر جانے کے بعد اسے ان گری ہوئی حرکتوں پر شرمسار ہونا پڑتا ہے، اس کے علاوہ آپس میں لڑائی جھگڑا، مار پیٹ اور قتل وغارتگری کے باعث مُعاشرے میں اتفاق واتحاد، محبت واُلفت کے بجائے بگاڑ ودشمنیاں پیدا ہوتی ہیں، اس کا بارہا مُشاہدہ بھی ہوتا رہتا ہے، یہ تو دنیاوی نقصانات ہیں، دِینی نقصانات یہ کہ اللہ ورسول کی ناراضگی، نماز روزے میں کوتاہی وغفلت اور اللہ کی یاد سے محروم ہوتا ہے، شراب نوشی اور اس کی خرید وفروخت بھی برائیوں کا منبع ہے، اور فَرد ومُعاشرے پر بُرے اثرات کا باعث ہے، لہٰذا اِس کی خرید وفروخت اور تشہیر پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔

منشیات کی ممانعت

عزیز دوستو! اسلام نے نشہ کو حرام قرار دیا ہے، محسنِ عالَم ﷺ نے نشہ کو حرام قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[1] "ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔ ہر نشہ آور چیز جو دماغ میں فُتور پیدا کرے وہ حرام ہے، حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: «نَهَىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفتِرٍ»[2] "رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور عقل میں فتور

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢١٩، صـ٨٩٥.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأشربة، ر: ٣٦٨٦، صـ٥٢٩.

لانے والی چیز سے منع فرمایا ہے"۔ نیز منشیات کا استعمال رُوح وجسم دونوں کو متاثر کرتا ہے، جسمانی، ذہنی، اَخلاقی اور رُوحانی طَور پر بھی تباہی لاتا ہے۔

منشیات کی ابتداء

برادرانِ اسلام! نشہ وشراب سب سے قدیم نشہ مانا جاتا ہے، جسے لوگ کھانے کی مختلف اشیاء کھجور، گندم یا انگور وغیرہ اُبال کر بنایا کرتے تھے، حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جیشان سے آیا (جیشان یمن کا ایک شہر ہے) اُس نے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے علاقہ کے ایک مشروب سے متعلّق سوال کیا، اُس مشروب کا نام مِزر تھا، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» "کیا وہ نشہ آور ہے؟" اُس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى الله تعالى عَهْداً لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ» "ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے یہ عہد لیا ہے کہ جو نشہ آور چیز پیے گا، اُسے طینۃ الخبال پلائے گا"، صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ» "جہنّمیوں کا پسینہ"، یا فرمایا: «عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ»[1] "جہنّمیوں کا نچوڑ"۔ تو معلوم ہوا کہ شراب نوشی گناہِ کبیرہ اور دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا سبب اور پرانی روِش ہے۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢١٧، صـ٨٩٥.

اے اللہ! ہمیں شراب اور دیگر منشیات، اس کی خرید وفروخت اور اس میں ملوّث لوگوں سے بچ کر دوسروں کو بچانے کی توفیق وہمّت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.